

شریف دالیں گے ہم پیدائشِ مولائی و حوم
خاک ہو جائیں دروہن کر گھر ہم تو رضا
خٹل فارس نجد کے قلعے گمراستے جائیں گے
وہ میں جب تک دم ہے کران کا ساتھ جائیں گے



بارہ ربیع الاول ولادت (یا) وفات

مصنف علامہ سعید اللہ خان قادری

محقق ایسنت استاذ المکرم مفتی محبت الرحمن محمدی
امیر جماعت ایسنت گلبرگ ناؤن کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بارہ ربیع الاول ولادت یا وفات

مصنف

علامہ سعید اللہ خان قادری

باجہ تمام

محقق اہلسنت استاذ المکرم مفتی محبت الرحمن محمدی مدظلہ العالی

ناشر



جامعہ اسلامیہ غوثیہ نوریہ متصل جامع مسجد حضرت بلال رضی اللہ عنہ
گلشن عازی، بلاک D، محلہ سرحد آباد، قبرستان روڈ، کراچی، زیر تعمیر ہے
مخیر حضرات سے تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔
عطیات کے لیے رابطہ کریں۔

0300-3453450

موبائل: 0300-2278625



GL NO. 2583

جمال حرمین ٹریول اینڈ ٹورز
جج، عمرہ سروسز پرائیویٹ لمیٹڈ

الحاج محمد اسماعیل عازیانی

ٹیف، گیزٹو

ماسٹر میز حجاج (منظور شدہ دفاتی وزارت مذہبی امور اسلام آباد)

شاپ نمبر 1، صابریہ سینٹر، ڈاکٹر ضیاء الدین احمد روڈ، نزد میک ویل ٹیلرز، پاکستان چوک، کراچی۔

PH: 021-32215027

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ہارہ رقیع الاول ولادت یا وفات

نام کتاب

علامہ سعید اللہ خاں قادیانی

مصنف

محقق اہلسنت استاذ المکرم مطلق محبت الرحمن محمدی مدظلہ العالی

پاکستان

علامہ سعید اللہ خاں قادیانی

کمپوزنگ

سن اشاعت

1000

تعداد

0300-3453450

صفحات

رقیع الاول ولادت یا وفات

قیمت

ملنے کا پتہ

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
01	انتساب	4
02	پہلی فصل تاریخ ولادت کی تحقیق میں	7
03	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا قول	7
04	دوسری فصل تاریخ وفات کی تحقیق میں	21
05	مستند فقہاء کرام سے ثبوت	27
06	دور رقیع الاول پر چند مزید دلائل	32
07	ارقیع الاول تاریخ وفات	35
08	امام ابو نعیم فضل بن دینار، عمرو بن الزبیر	35
09	خاتمہ	37
10	یوم بعد آدم کی وفات ہونے کے باوجود یوم عید ہے	37
11	جمعہ کے دن آدم کی وفات اور ولادت ہوئی	38
12	جمعہ کا دن مسلمانوں کے لئے عید کا دن بنایا گیا	39
	دعا	39
	مصنف کی دیگر مختصر کتاب	40

انتساب

فقیر اس تصنیف کو قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، شیخ عریقت ربہر شریعت، سعیدی و مرشدی قبلہ حضرت سید مہاں گل صاحب قادری دامت برکاتہم العالیہ اور شیخ طریقت ربہر شریعت حضرت عہد مہاں سید علی شاہ قادری دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ و منزلت پناہ میں پیش کرتے ہیں۔ سعادت حاصل کرتا ہوں۔ جن کی روحانی اہوا و اخلاص سے مجھ جیسے ناچیز کو اس کتاب کی تصنیف کی توفیق حاصل ہوئی۔

خادم صائمہ الاست

سعید اللہ خان قادری

آستانہ عالیہ قادریہ غوثیہ

نارنگہ ناظم آباد پشاور شیخ عثمان فاضل کالونی بلاک R کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض لوگ کہتے ہیں ۱۲ ریح الاول حضور ﷺ کا یوم ولادت ہے اور ولادت کی تاریخ کتب احادیث میں کوئی ایسی روایت نہ آئی ہیں بارہ ریح الاول کو ولادت باسعادت کے متعلق کوئی حدیث نہیں ملتی اس لیے بارہ ریح الاول کو خوشی منانا ولادت کی خوشی منانا ہے؟

جواب بعون الملک الوہاب

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جامع شہد دہ ہے کہ ولادت باسعادت بار و ریح الاول کو ہوئی تھی اس کے علاوہ بھی ولادت کی تاریخیں دو ریح الاول اور دو ریح الاول بھی کتب میں پائی جاتی ہیں لیکن اکثر مورخین اور تقریباً تمام متاخرین کے نزدیک ولادت النبی ﷺ کے روز ۱۲ ریح الاول کو ہوئی یہی صحیح ہے۔ اور اگرچہ بعض کتب میں وصال شریف ۱۲ ریح الاول مذکور ہے لیکن محققین نے اس کو تسلیم نہیں کیا اور صحیح تحقیق کے مطابق وصال شریف کی تاریخ ۲ ریح الاول ہے۔ ہمارے دور میں حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن بار و ریح الاول کو چلتے چلوس زوروں پر ہوتے ہیں ہزاروں عیدوں سے بڑھ کر خوشی کا سماں ہوتا ہے وہابی دیوبندی اس کے برعکس بدعت کی رت لگاتے رہے اب یہ شوشہ چھوڑا کہ ۱۲ ریح الاول کو حضور ﷺ کی ولادت ہے لہذا اس دن خوشی منانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے یہ تو غم کا مہینہ ہے اور ہمارے ملائے میں ایک دیوبندی عالم نے اپنے ایک منتہی کو اس مہینہ میں شادی کرنے سے منع فرمایا اور کہا کہ یہ غم کا مہینہ ہے اس لئے اس مہینہ میں کوئی خوشی کا کوئی کام نہ کرو۔ ان لوگوں کے دلوں میں نفی رسول ہے اور میلاد النبی ﷺ کی خوشی کے منکر ہے ان کے دلوں میں حضور ﷺ کی محبت نہیں اور اس قسم کے دھوکے دے کر نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی

سے لوگوں کو روکنے کی ہمیشہ کوشش کرتے ہیں لیکن ان کی سب اس قسم کی کوششوں کے باوجود پوری دنیا میں اور خصوصاً ملک پاکستان میں بارہ تاریخ الاول کو ہی ولادت یا سعادت کی خوش مناسبت مانتی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ امت تک سرکار ﷺ کا میلاد منانے کا یہ موقع کرنے والے نعم جو جائیں گے مگر میلاد مصطفیٰ ﷺ ہمیشہ ہے گا۔

صدائیں درودوں کی آتی رہے گی جنہیں سن کے دل شاد ہوتا رہے گا
خدا اہل ملت کو آباد رکھے محمد کا میلاد ہوتا رہے گا
حضور ﷺ کی ولادت عام افیض میں ہوئی لہذا اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔
امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں۔

حضرت قیس بن عزمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور رسول اللہ ہاتھیوں کے لشکر والے سال میں پیدا ہوئے تھے ہماری پیدائش ایک سال میں ہوئی ہے۔
(مسند احمد ج ۳ ص ۲۱۵ مطبوعہ موسسہ قرطبہ مصر)، (سنن الترمذی باب ما جاء فی میلاد النبی ﷺ ج ۵ ص ۵۸۹ رقم الحدیث ۳۶۱۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (الایضاح ج ۱ ص ۳۵۵ رقم الحدیث ۸۷۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (مجموعہ کتب المصنفین ج ۱ ص ۳۳۴ رقم الحدیث ۸۷۳ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم المصطفیٰ)، (تفسیر مشکوٰۃ ج ۲ ص ۶۰۳ مطبوعہ بیروت)، (طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۱۰۰ مطبوعہ دار صادر بیروت)، (دلائل النبوة ج ۱ ص ۷۶-۷۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ای طرح اس میں بھی کوئی اختلاف نہیں کہ آپ ﷺ کی ولادت پیر کو ہوئی۔
امام مسلم بن حجاج متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں۔
حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور ﷺ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسی روز میری ولادت ہوئی اور اسی روز میری بعثت ہوئی اور اسی روز میرے اوپر قرآن نازل کیا گیا۔
(صحیح مسلم کتاب الصیام باب احتساب ما یومئذ الامم من کل مہرج ج ۲ ص ۸۱۹ رقم الحدیث ۱۱۶۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (سنن الکبریٰ ج ۳ ص ۸۹۲ رقم الحدیث ۳۸۱۸۲ مطبوعہ مکتبۃ دار الہادئ مکتبۃ المکتبۃ)، (سنن الکبریٰ للہیثمی ج ۲ ص ۱۳۶ رقم الحدیث ۲۷۷۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (مسند احمد ج ۵ ص ۳۹۶-۳۹۷ رقم الحدیث ۲۲۵۹۰ مطبوعہ)

(مصنف عبد الرزاق ج ۴ ص ۲۹۶ رقم الحدیث ۸۷۲۵ مطبوعہ مکتب الاسلامی بیروت)، (مسند ابویعلیٰ ج ۱ ص ۱۳۳ رقم الحدیث ۱۳۳ مطبوعہ دار الناموس للتراث دمشق)

محمود شاہ النکبی مصری ۱۸۸۵ء لکھتے ہیں۔
وکان يوم ولادته ﷺ يوم الاثنين كما هو المتفق عليه باجماع الأراء.
(انقوش العربی قبل الاسلام تاریخ میلاد رسول و محمد ﷺ ایضاً التراث فی مولد النبی محمد ﷺ ص ۳۳ مطبوعہ دار الایضاح ج ۱ ص ۱۳۸۹ مطبوعہ مکتبۃ الاسلامیہ مصر)
اور تقریباً اس میں بھی کسی کا اختلاف نہیں کہ آپ ﷺ کی ولادت تاریخ الاول کے مہینے میں ہوئی۔ بعض علماء نے رمضان اور بعض نے محرم بھی لکھا ہے لیکن یہ جمہور کے خلاف ہے اس لئے اکثر علماء نے اس بھول احوال کو رد کیا ہے۔ صرف تاریخ میں اختلاف ہے۔ مگر مضبوط مستند دلائل کے ساتھ تاریخ الاول ولادت ثابت ہے اور تقریباً جمہور کے نزدیک سبکی تاریخ ولادت شریف ہے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ آگے آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ اس رسالہ میں دو فصلیں ہیں اور ایک خاتمہ ہے پہلی فصل تاریخ ولادت کی تحقیق میں، دوسری فصل تاریخ وفات کی تحقیق میں۔ اور خاتمہ میں یوم جعد آدم کی وفات ہونے کے باوجود یوم عید بھی ہے۔ ان کے علاوہ میلاد النبی ﷺ کے بارے میں باقی اعتراضات کے جوابات اور دلائل فقیر ناچیز کی کتاب "آلاء کا میلاد آیا" میں ملاحظہ فرمائیں۔

پہلی فصل تاریخ ولادت کی تحقیق میں
صحابی رسول جابر و ابن عباس رضی اللہ عنہم کا قول
امام ابو بکر بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

عن عثمان بن سعید بن جبیر و ابن عباس الیہما قال
ولد رسول الله ﷺ عام الفیل یوم الاثنين الثانی عشر من شہر ربیع الاول.

ترجمہ:..... امام عثمان بن سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ وہ سعید بن جبیر سے راوی کہ جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت عام افیض میں پیر کے روز بارہویں تاریخ الاول کو ہوئی۔

حافظ محمد الملک دینا اسامی میں عمر بن کثیر متوفی ۴۷۵ھ فرماتے ہیں۔

اور کہا گیا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت شریف ہاروراج الاول کو ہوئی جس پر امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے نص قائم کی۔

(المبدیۃ والتمایہ) سب مؤند مولیٰ اللہ تعالیٰ عنہ ۲۸۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت۔
امام محمد بن یوسف الصاکی الشافعی متوفی ۲۰۴ھ کے ہیں۔

قال ابن اسحاق رحمه الله تعالى الاثنى عشرة ليلة [خلدت]

(جیل الہدی والشاہد الباب الرابع فی تاریخ مولدہ ^{رحمۃ اللہ علیہا} وفاتہ ^{رحمۃ اللہ علیہا} ۳۳۷ م مطبوعہ دارالکتب
العلمیہ بیروت)

امام ہا قروض اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ولادت با سعادت پارہِ پنج اول کو ہوئی اور باقیوں کا لشکر کے اکرابر پر نصف محرم کو مکہ شریف پہنچا ہذا حضور ﷺ کی ولادت با سعادت اورابر پر کے لشکر لانے کے درمیان پچیس راتوں کا فاصلہ ہے۔

(حقیقت ابن سعد ج ۱ ص ۱۰۰-۱۰۱ مطبوعہ دار صادر بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر ج ۲ ص ۳۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (المسیرۃ لابن عساکر ج ۳ ص ۳۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)۔

الامام ابو القاسم علي بن الحسن بن عمار مؤلفي الحاشية على الكافي -
قال ان ابا الزبير بن بكار قال وحدثني ايضا محمد بن الحسن
عن عبد السلام بن عبد الله عن معروف بن حربوذ وغيره من اهل العلم
قالوا ولد رسول الله ﷺ عام الفيل وسميت قريش آل الله وعظمت في
العرب وله اثنتي عشرة ليلة مضت من شهر ربيع الاول.

عساکر کرب ۲ جز ۳۳ ص ۳۱ مطبوعہ اراخیاہ التراث العربی بیروت (۱) السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا
ادام شمس الدین محمد بن احمد واپس منوئی ۱۲۷۳ ھ میں لکھتے ہیں۔

(تاریخ الاسلام ووفیات المشاهیر والاعلام ذکر ترجمہ السیرۃ النبویہ ج ۶ ص ۳۷ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

امام احمد بن حنبل (۲۴۱ھ) کہتے ہیں۔
مروءھا توں یہ ہے کہ حضور ﷺ کو دست ۱۲ ریح الاول کو اونی۔

امام محمد بن حبان النخعی متوفی ۲۵۵ھ کے تھے۔
 قبال ابو حاتم و ولد النبی ﷺ عام الفیل يوم الاثنين لاثنتی
 عشرة ليلة مضت من شهر ربيع الاول.

ترجمہ: امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ ہمارے رفیق الاول ہیں جس کے رسول عام الغیل میں پیدا ہوئے۔

(تفصیلات میں) ص ۱۵: ڈاکٹر مولانا رسول اللہ رحمہ اللہ مطبوعہ دار الفکر بیروت (۲۰۰۳ء) واپس لا کر اعتباراً ۱۹۸۸ء
ڈاکٹر مولانا رسول اللہ رحمہ اللہ (ص ۳۶-۳۷) مطبوعہ موسسۃ المکتب الاسلامیہ بیروت
ڈاکٹر عبدالعلی قلی کہتے ہیں۔

وشرح ابن حبان في تاريخه وهو كتاب الثقات (ج ١ ص ١٥١٣) فقال ولد النبي ﷺ عام الفيل يوم الاثنين لاثني عشرة ليلة مضت من شهر ربيع الأول.

امام ابو الحسن علی بن محمد بن حبیبہ النادروی متوفی ۳۲۸ھ کو لکھتے ہیں :-
لأنه ولد بعد خمسين يوماً من الفيل وبعد موت أبيه في يوم

الاثمن الثانی عشر من شهر ربيع الاول
ترجمہ..... والدہ اصحاب قبل کے پچاس روز بعد اور آپ کے والد کے انتقال کے بعد حضور علیہ

بعض اوقات السلام برومیں ہر روز رقیع الاول کو پڑھتا ہوں۔
(اسلام ٹیبو) کتاب النکاح عشر فی آیات مولودہ وکھور برکتہ میں ۷۷۲ مطبوعہ دار الکتاب العربی
(بیروت)

امام ابو وی رحمۃ اللہ علیہ نے چار اقوال لکھے ہیں اور چوتھا قول ۲۱ ربیع الاول کا لکھا ہے۔
(جو اہل البیہار نے فقہائے اہل البیہار نے ربیع ۱۲۷۲ھ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)
امام ابی الفرج عبد الرحمن بن علی بن الجوزی مستوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں۔

چوتھا قول یہ ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی۔

(مفتوحۃ اصفیاء ذکر مولد رسول اللہ ﷺ ج ۱ ص ۵۲ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (تیسرے المباحث
لشخص عیاض القسم الاول فی تعلیم اہل الاسلام فقہ رائی علیہ السلام لیسلمہ من الکتابات عند مولدہ
ﷺ ج ۲ ص ۳۲۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (تیسرے المباحث ج ۱ ص ۶۳ مطبوعہ
دار الکتب العلمیہ بیروت)، (ذکر عبدالحی فی حاشیہ وسائل الشیخۃ ج ۱ ص ۵۵ مطبوعہ
دار الکتب العلمیہ بیروت)

پھر یہی محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اولیاء میں لکھا ہے کہ آپ کی ولادت ہجر کے دن
عام الفیل میں دس ربیع الاول کے بعد ہوئی۔ ایک روایت یہ ہے کہ ربیع الاول کی دورانی میں گزرنے
کے بعد تیسری تاریخ کو دوسری روایت یہ ہے کہ ہجری رات کو ولادت ہوئی۔ علامہ ابن
جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور ﷺ کے حالات پر ایک کتاب "تبیح لیسلمہ الامم" بھی لکھی۔ جسے مولانا
یوسف بریلوی نے ۱۹۶۶ء میں مطبوعہ حواشی کے ساتھ شائع کیا۔ یہ جدید ہجری پر بس روئی سے عجیبی
تھی۔ اس میں بھی علامہ جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے ہجری کا دن اور ربیع الاول کو دیگر تاریخ کے ساتھ
بارہ بھی لکھی ہے۔ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے مولد النبی کے نام سے ایک سالہ بھی لکھا۔ اس
کا ترجمہ مولانا عبدالحکیم کنہوی نے کیا تھا جو ۱۹۲۳ء میں مکتبہ سے چھپا اس میں تاریخ ولادت کے
بارے میں لکھا ہے۔ تاریخ ولادت میں اختلاف ہے۔ اس بارے میں غمن قول ہیں۔ ایک یہ کہ
آپ ﷺ ربیع الاول کی بارہویں شب کو پیدا ہوئے۔ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول
ہے۔ دوسرا یہ کہ انھوں نے اس ماہ کی پیدا ہوئے۔ یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے۔ تیسرا یہ کہ آپ ﷺ کی
ولادت ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی۔ یہ حضرت عطاء کا قول ہے۔ مگر سب سے صحیح قول پہلا ہے۔

امام ابوالفتح محمد بن محمد بن سید الدین اسلمی متوفی ۷۰۷ھ لکھتے ہیں۔

ولدت سیدنا ونبینا محمد رسول اللہ ﷺ یوم الاثنين لاثنتی
عشرة ليلة مضیت من شهر ربيع الاول عام الفیل قبل بعد الفیل
بخمسين يوما.

ترجمہ:۔۔۔ ہمارے آقا اور ہمارے پیارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ ہجر کے روز بارہ ربیع الاول

شریف کو عام الفیل میں پیدا ہوئے۔ بعض نے کہا ہے کہ قبل کے چھاس روز بعد حضور ﷺ کی
ولادت ہوئی۔

(عیون الاشراف ج ۱ ص ۹ مطبوعہ مطبعہ دار ابن کثیر دمشق)، (جوہر النجاشی فی مناقب النبی الخاتم المرسلین ج ۱
ص ۵۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

علامہ عبد الرحمن بن احمد ابن وہب السخلی متوفی ۱۵۷ھ نے کتاب المناقب العارف میں
لکھتے ہیں۔ جمہور امت کا مشہور مذہب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ ۱۲ ربیع الاول ہجر کے دن ولادت
ہوئی امام ابن اسحاق وغیرہ مورخین کا یہی قول ہے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین فی تجرأت سید المرسلین تاریخ ص ۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)
امام شمس الدین محمد بن احمد بن متوفی ۵۸۷ھ لکھتے ہیں۔

وقال ابو معشر نجیح ولدت لاثنتی عشرة ليلة خلت من ربيع
الاول.

ترجمہ:۔۔۔ ابو معشر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت، ۱۲ ربیع الاول کی
بارہویں رات کو ہوئی۔

(تاریخ الاسلام ووفیات النبی ص ۱۱۱ مطبوعہ دار الکتب
العلمیہ بیروت)

امام تاریخی و فلسفہ علامہ ابن خلدون متوفی ۸۰۸ھ لکھتے ہیں۔

ولد رسول اللہ ﷺ عام الفیل لاثنتی عشرة ليلة خلت من ربيع
الاول.

ترجمہ:۔۔۔ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت عام الفیل کو بارہ ربیع الاول کی بارہویں رات کو ہوئی۔
(تاریخ ابن خلدون باب المولد المکریم ویدہ الوقوف ج ۲ ص ۷۰ مطبوعہ بیروت)، (السیرۃ النبویۃ
لابن خلدون ص ۱۵ مطبوعہ مکتبۃ المعارف الخوارزمی)

ابوالحسن احمد بن خالد انصاری لکھتے ہیں۔

قال ابن خلدون ولد رسول اللہ ﷺ عام الفیل لاثنتی عشرة
ليلة خلت من ربيع الاول.

ترجمہ:۔۔۔ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت عام الفیل
کو بارہ ربیع الاول کی بارہویں رات کو ہوئی۔

(کتاب الاستیعاد لاخبار دول المغرب والافسیح ص ۶۳ مطبوعہ دارالکتب اندراپنیاہ)

علامہ محمد عبدالرحمن دہلوی متوفی ۳۰۹ھ لکھتے ہیں۔

مات ابوه فی النافطیا بالمدينة عند احوال ابیه بنی عدى بن السجوار عن خمس وعشرين او ثلاثين سنة وضعت وهو البكر لكل منهما فی يوم الاثنين عند فجره لائنتی عشرة ليلة مضت من ربيع الاول عام الفیل.

(التحفة المطیعة فی تاریخ المدینة الشریفة لرحمۃ اللہ علیہ ص ۸۰ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)
علامہ سید بن سلطان محمد القاری متوفی ۸۰۱ھ لکھتے ہیں۔

اور بعض نے بارہ رائج الاول شریف اور امی مکہ اس پر متفق ہیں کیونکہ بارہ رائج الاول شریف ہی کو اصل مکہ آپ کی جائے ولادت کی زیارت سے شرف ہوتے ہیں۔ بعض نے سترہ اور بعض نے ۲۲ ماہیں رائج الاول شریف کا قول کیا ہے اور مشہور یہی ہے کہ آپ کی ولادت ہمساعت ۱۲ رائج الاول شریف بروز جمعہ ہوئی اور یہ ابن اسحاق وغیرہ کا قول ہے۔ (المورد الروی فی المولد النبوی ص ۹۶ مطبوعہ مکتبہ المکتومہ) شیخ عبداللہ محمد محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ روایت کرتے ہیں۔ خوب جان لو کہ محمد بن اسحاق سیرت و تاریخ کی بنیاد ہے کہ حضور ﷺ کی پیدائش عام الفیل میں ہوئی اور واقعہ فیل کے چالیس روز یا پچیس روز بعد اور یہ قول سب اقوال سے زیادہ صحیح ہے۔ مشہور یہ ہے کہ رائج الاول کامیہ تھا اور بارہ تاریخ خمس۔ بعض علماء نے اس قول پر اتفاق کا دعویٰ کیا ہے۔ یعنی سب علماء اس پر متفق ہیں۔ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۴۴ مطبوعہ نور بن رسول پبلشنگ کمپنی لاہور)

محمد بن عبدالمطلب طاهر الصدیقی احمدی متوفی ۸۰ھ لکھتے ہیں۔

ولد عام الفیل يوم الاثنين لائنتی عشرة ليلة مضت من ربيع الاول.
(تاریخ اخبار الانوار فی غرائب المنقریل و لطائف الاخبار السیر بیان مسہد ج ۵ ص ۲۶۵ مطبوعہ مکتبہ الایمان المدینة المنورة)

انام محمد بن عبدالباقی ارتقانی ماکی متوفی لکھتے ہیں۔

(وقیل) ولد (لائنتی عشر) من ربيع الاول (وعلیه عمل اهل مسكة) فلدنما فی (یادتهم موضع مولده فی هذا الوقت)

فحصل فی تعین اليوم سبعة اقوال (والمشهور انه) ﷺ (ولد يوم الاثنين ثانی عشر ربيع الاول وهو القول الثالث فی کلام المصنف (وهو قول) محمد (بن اسحاق) بن یسار امام المہاری (و) قول (غیرہ) قال ابن کثیر وهو المشهور عند الجمهور وبالنسبة ابن الجوزی وابن الجزاؤ فتقلا فیہ الاجماع وهو الذی علیہ العم.

ترجمہ۔ پیدا ہونے حضور ﷺ بارہ رائج الاول شریف کو ہی پر عمل ہے پانے اور سنے اہل مکہ کا اس بات میں کہ وہ زیارت کرتے ہیں اس وقت نبی کریم ﷺ کی جائے ولادت کی یعنی بارہ رائج الاول کو۔ لہذا تاریخ ولادت کے بارے میں حیات قول ہیں سب سے زیادہ مشہور یہ ہے کہ حضور ﷺ بارہ رائج الاول بروز جمعہ کو پیدا ہوئے مصنف کی کلام میں یہ غیر قول ہے اور یہ قول امام اندازی محمد بن اسحاق بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کا اور اس کے علاوہ دوسرے علماء کا ابن کثیر نے کہا جمہور کے نزدیک یہی مشہور ہے اور ابن جوزی اور ابن جزاؤ نے یہاں تک پہنچا کہ انہوں نے اس میں اجماع نقل کیا اور وہی ہے کہ شمس بن لوگوں کا عمل ہے۔

(شرح رد القائل علی المہاجب المقتصد الاول ذکر نزوح عبداللہ آمدہ ج ۱ ص ۱۳۲ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)، (الہدیۃ والنبیۃ باب مولد رسول اللہ ﷺ ج ۲ ص ۲۸۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (السیرۃ النبویہ ج ۱ ص ۱۹۹ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (السیرۃ النبویہ ج ۱ ص ۹۳ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)

شرح الحمزہ میں ہے: (۱۲ رائج الاول حضور ﷺ تاریخ ولادت) مشہور ہے۔ اور اسی پر عمل ہے۔ (الفتوحات الاممہ ج ۱ الحمد ج ۱ شرح احمد ج ۱ تحت قول لیلۃ المولد ص ۹۰ مطبوعہ جمالیہ قاہرہ)

شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی کی شافعی متوفی ۸۰۹ھ لکھتے ہیں۔

وقیل لائنتی عشرة وهو المشهور وعلیه العمل.
(جواہر انوار فی احوال النبی المختار لکھنؤ ج ۲ ص ۹۶ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)
عاشق رسول امام محمد بن یوسف بن اسماعیل مہبانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ قصہ فیل میں نبی اکرم ﷺ کا معجزہ یہ ہے کہ یہ اس زمانے میں وقوع پزیر ہوا جب آپ حکم مار میں تشریف فرما تھے

اور واقعہ کے پچاس دن بعد ہجرت کے دن ۱۲ رائج الاول حکومت ہر مرتب الوشیر وان کے ہاں وہیں سنا آپ ﷺ متولد ہوئے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین اردو ج ۱ ص ۳۱۳ مطبوعہ

۱۱۱۱ء تا ۱۱۱۲ء (۵۵ھ تا ۵۶ھ)

یہ سال رسول اللہ ﷺ کے وفات کے بعد گذرا۔

وہو قول ابن اسحاق و غیرہ

ترجمہ: حضور کے وفات کے بعد ۵۵ھ تا ۵۶ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔

۱۱۱۲ء تا ۱۱۱۳ء (۵۶ھ تا ۵۷ھ)

وہو قول ابن اسحاق و غیرہ

ترجمہ: حضور کے وفات کے بعد ۵۶ھ تا ۵۷ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔

۱۱۱۳ء تا ۱۱۱۴ء (۵۷ھ تا ۵۸ھ)

ترجمہ: حضور کے وفات کے بعد ۵۷ھ تا ۵۸ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔

۱۱۱۴ء تا ۱۱۱۵ء (۵۸ھ تا ۵۹ھ)

ترجمہ: حضور کے وفات کے بعد ۵۸ھ تا ۵۹ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔

۱۱۱۵ء تا ۱۱۱۶ء (۵۹ھ تا ۶۰ھ)

ترجمہ: حضور کے وفات کے بعد ۵۹ھ تا ۶۰ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔

۱۱۱۶ء تا ۱۱۱۷ء (۶۰ھ تا ۶۱ھ)

ترجمہ: حضور کے وفات کے بعد ۶۰ھ تا ۶۱ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔

۱۱۱۷ء تا ۱۱۱۸ء (۶۱ھ تا ۶۲ھ)

ترجمہ: حضور کے وفات کے بعد ۶۱ھ تا ۶۲ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔

۱۱۱۸ء تا ۱۱۱۹ء (۶۲ھ تا ۶۳ھ)

ترجمہ: حضور کے وفات کے بعد ۶۲ھ تا ۶۳ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔

۱۱۱۹ء تا ۱۱۲۰ء (۶۳ھ تا ۶۴ھ)

ترجمہ: حضور کے وفات کے بعد ۶۳ھ تا ۶۴ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔

۱۱۲۰ء تا ۱۱۲۱ء (۶۴ھ تا ۶۵ھ)

ترجمہ: حضور کے وفات کے بعد ۶۴ھ تا ۶۵ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔

۱۱۲۱ء تا ۱۱۲۲ء (۶۵ھ تا ۶۶ھ)

ترجمہ: حضور کے وفات کے بعد ۶۵ھ تا ۶۶ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔

ہیں لیکن حساب سے کسی طرح تاریخ غائب نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ بھی متفق علیہ ہے۔ یقینی مر ہے کہ آپ ﷺ کی وفات و دشنبہ کو پہلی اور یہ بھی یقینی ہے کہ آپ ﷺ کا حج ۹ ذی الحجہ بروز جمعہ المبارک ۱۰۔ ان دونوں باتوں کو ملا لے کر تاریخ الاول بروز و دشنبہ نہیں پڑتی اسی لئے حافظ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری میں طویل بحث کے بعد یہی صحیح قرار دیا ہے کہ آپ ﷺ کی تاریخ وفات دوسری تاریخ الاول ہے کتابت کی فطش سے ۲ کا (۱) اور عربی میں ثانی عشر ریح الاول کا ثانی عشر ریح الاول میں کیا جانا غلطی رحۃ اللہ علیہ ہے۔ بھی اس تاریخ کو ترجیح دے۔ واللہ اعلم۔

دوسرے قریب قریب تمام صحابہ آپ کے آخری کلمات میں ۲۹ شعبان مطہرہ رات شاعت کر چکی۔
 ۱۔ ابو جندبہؓ نے کہنے شروع المید و بعد یسجد اور میں کا دعویٰ لکھتے ہیں۔ مہدی میں عبد ربیع میں معد اور حورری سے یکم ریح دوم کو تاریخ وفات بتلایا ہے اور کبھی وہ بوجھ ہے۔ دوم ریح اول تاریخ وفات و صاحب قبر رومی سے ملا سہیلی سے رحمت اللہ علیہ میں اور صاحب غدار سے شرح بخاری میں اسی قول کو کس طرح قرار دیا ہے۔ فتح الباری ج ۸ ص ۹۸ ذوقانی ج ۳ ص ۱۱۰۔
 (سیرۃ النبی ﷺ تاریخ وفات ج ۳ ص ۲۰۔ المستوفی عنہ بطبع سہری قعدۃ الحرام ۱۳۸۱)
 ابوالکلام آثار دو چاندی نے غزوات میں لکھتے ہیں۔ وہی صحیح و صحیح اور معمر بن قیس کو میں نہیں دوسرے جاتا ہے یہ صورت عموماً ممکن الوقوع نہیں۔ مگر تاریخ بروز و دشنبہ ۶ ریح الاول کو ہو گا۔
 یہ تاریخ الاول کو (۲) ذی الحجہ ۱۰ اور معمر بن قیس کو اتیس و اکتیس دن کے فرض کیا جائے۔
 وہی بھی عموماً واقع نہیں ہوتا۔ اس صورت میں و دشنبہ تاریخ الاول کو تاریخ الاول کو ہو گا۔

ممكن الوقوع صورتوں کا نقشہ

تیمبر شمار	صورت	دوشنبہ	دوشنبہ	دوشنبہ
۱	ذی الحجہ ۱۰ معمر بن قیس ۲۹	۱	۸	۱۵
۲	ذی الحجہ ۱۰ معمر بن قیس ۲۹	۸	۵	

۲	ذی الحجہ ۱۰ معمر بن قیس ۲۹	۱	۸	۱۵
۳	ذی الحجہ ۱۰ معمر بن قیس ۲۹	۵	۳	۲۱
۵	ذی الحجہ ۱۰ معمر بن قیس ۲۹	۶	۱۴	۲۱
۶	ذی الحجہ ۱۰ معمر بن قیس ۲۹	۱	۸	۱۵

ظاہر ہے کہ ان صورت میں سے صرف یکم ریح الاول اور اسی صحیح اور کمال تسیم ثابت ہے۔

اس کی تصدیق مزید یہ بھی ہو سکتی ہے کہ یوم وقوف عرفات سے مہینوں کے طبعی دور کے مطابق حساب یہ چاہئے کہ ۲۹ دن بعد ۱۰ شعبان کا واقعہ تاریخ الاول ۱۰ رجباً و دشنبہ ہو گا۔ یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے یوم سے وفات تک اکتالیس دن ۱۰ رجب سے ۱۰ رجب میں حساب ہے بھی و دشنبہ ۱۰ رجب میں کو آتا ہے۔ مگر یکم ریح الاول چنانچہ صحیح تاریخ وفات معلوم ہوتی ہے اس کی متو ذی الحجہ ۱۰ تاریخ ۱۵ اگست ۶۱۰ کی ۶۱۰ کی ۶۱۰ کی ہے۔ (رسول رحمت ص ۴۵۴)

نفوس رسوں میں ہے۔ یہی حدیث بخاری میں راجعہ فی خبر جنگ کی ہے کہ کی طرح مسلم بن حذافہ کے طوں و عرض میں پھیل گئی معتبر ترین روایت کے مطابق اس دور میں تاریخ ۱۰ رجب کی تاریخ اور ۱۰ رجب جبری ۶۱۰ مئی ۶۱۰ مئی ۱۰ رجب اللہ تعالیٰ کا وصال اس کے وقت ہوا۔

(نفوس رسوں سرشار ۱۰۳۰ و ۱۰۳۱ و ۱۰۳۲ و ۱۰۳۳ و ۱۰۳۴ و ۱۰۳۵ و ۱۰۳۶ و ۱۰۳۷ و ۱۰۳۸ و ۱۰۳۹ و ۱۰۴۰ و ۱۰۴۱ و ۱۰۴۲ و ۱۰۴۳ و ۱۰۴۴ و ۱۰۴۵ و ۱۰۴۶ و ۱۰۴۷ و ۱۰۴۸ و ۱۰۴۹ و ۱۰۵۰ و ۱۰۵۱ و ۱۰۵۲ و ۱۰۵۳ و ۱۰۵۴ و ۱۰۵۵ و ۱۰۵۶ و ۱۰۵۷ و ۱۰۵۸ و ۱۰۵۹ و ۱۰۶۰ و ۱۰۶۱ و ۱۰۶۲ و ۱۰۶۳ و ۱۰۶۴ و ۱۰۶۵ و ۱۰۶۶ و ۱۰۶۷ و ۱۰۶۸ و ۱۰۶۹ و ۱۰۷۰ و ۱۰۷۱ و ۱۰۷۲ و ۱۰۷۳ و ۱۰۷۴ و ۱۰۷۵ و ۱۰۷۶ و ۱۰۷۷ و ۱۰۷۸ و ۱۰۷۹ و ۱۰۸۰ و ۱۰۸۱ و ۱۰۸۲ و ۱۰۸۳ و ۱۰۸۴ و ۱۰۸۵ و ۱۰۸۶ و ۱۰۸۷ و ۱۰۸۸ و ۱۰۸۹ و ۱۰۹۰ و ۱۰۹۱ و ۱۰۹۲ و ۱۰۹۳ و ۱۰۹۴ و ۱۰۹۵ و ۱۰۹۶ و ۱۰۹۷ و ۱۰۹۸ و ۱۰۹۹ و ۱۱۰۰ و ۱۱۰۱ و ۱۱۰۲ و ۱۱۰۳ و ۱۱۰۴ و ۱۱۰۵ و ۱۱۰۶ و ۱۱۰۷ و ۱۱۰۸ و ۱۱۰۹ و ۱۱۱۰ و ۱۱۱۱ و ۱۱۱۲ و ۱۱۱۳ و ۱۱۱۴ و ۱۱۱۵ و ۱۱۱۶ و ۱۱۱۷ و ۱۱۱۸ و ۱۱۱۹ و ۱۱۲۰ و ۱۱۲۱ و ۱۱۲۲ و ۱۱۲۳ و ۱۱۲۴ و ۱۱۲۵ و ۱۱۲۶ و ۱۱۲۷ و ۱۱۲۸ و ۱۱۲۹ و ۱۱۳۰ و ۱۱۳۱ و ۱۱۳۲ و ۱۱۳۳ و ۱۱۳۴ و ۱۱۳۵ و ۱۱۳۶ و ۱۱۳۷ و ۱۱۳۸ و ۱۱۳۹ و ۱۱۴۰ و ۱۱۴۱ و ۱۱۴۲ و ۱۱۴۳ و ۱۱۴۴ و ۱۱۴۵ و ۱۱۴۶ و ۱۱۴۷ و ۱۱۴۸ و ۱۱۴۹ و ۱۱۵۰ و ۱۱۵۱ و ۱۱۵۲ و ۱۱۵۳ و ۱۱۵۴ و ۱۱۵۵ و ۱۱۵۶ و ۱۱۵۷ و ۱۱۵۸ و ۱۱۵۹ و ۱۱۶۰ و ۱۱۶۱ و ۱۱۶۲ و ۱۱۶۳ و ۱۱۶۴ و ۱۱۶۵ و ۱۱۶۶ و ۱۱۶۷ و ۱۱۶۸ و ۱۱۶۹ و ۱۱۷۰ و ۱۱۷۱ و ۱۱۷۲ و ۱۱۷۳ و ۱۱۷۴ و ۱۱۷۵ و ۱۱۷۶ و ۱۱۷۷ و ۱۱۷۸ و ۱۱۷۹ و ۱۱۸۰ و ۱۱۸۱ و ۱۱۸۲ و ۱۱۸۳ و ۱۱۸۴ و ۱۱۸۵ و ۱۱۸۶ و ۱۱۸۷ و ۱۱۸۸ و ۱۱۸۹ و ۱۱۹۰ و ۱۱۹۱ و ۱۱۹۲ و ۱۱۹۳ و ۱۱۹۴ و ۱۱۹۵ و ۱۱۹۶ و ۱۱۹۷ و ۱۱۹۸ و ۱۱۹۹ و ۱۲۰۰ و ۱۲۰۱ و ۱۲۰۲ و ۱۲۰۳ و ۱۲۰۴ و ۱۲۰۵ و ۱۲۰۶ و ۱۲۰۷ و ۱۲۰۸ و ۱۲۰۹ و ۱۲۱۰ و ۱۲۱۱ و ۱۲۱۲ و ۱۲۱۳ و ۱۲۱۴ و ۱۲۱۵ و ۱۲۱۶ و ۱۲۱۷ و ۱۲۱۸ و ۱۲۱۹ و ۱۲۲۰ و ۱۲۲۱ و ۱۲۲۲ و ۱۲۲۳ و ۱۲۲۴ و ۱۲۲۵ و ۱۲۲۶ و ۱۲۲۷ و ۱۲۲۸ و ۱۲۲۹ و ۱۲۳۰ و ۱۲۳۱ و ۱۲۳۲ و ۱۲۳۳ و ۱۲۳۴ و ۱۲۳۵ و ۱۲۳۶ و ۱۲۳۷ و ۱۲۳۸ و ۱۲۳۹ و ۱۲۴۰ و ۱۲۴۱ و ۱۲۴۲ و ۱۲۴۳ و ۱۲۴۴ و ۱۲۴۵ و ۱۲۴۶ و ۱۲۴۷ و ۱۲۴۸ و ۱۲۴۹ و ۱۲۵۰ و ۱۲۵۱ و ۱۲۵۲ و ۱۲۵۳ و ۱۲۵۴ و ۱۲۵۵ و ۱۲۵۶ و ۱۲۵۷ و ۱۲۵۸ و ۱۲۵۹ و ۱۲۶۰ و ۱۲۶۱ و ۱۲۶۲ و ۱۲۶۳ و ۱۲۶۴ و ۱۲۶۵ و ۱۲۶۶ و ۱۲۶۷ و ۱۲۶۸ و ۱۲۶۹ و ۱۲۷۰ و ۱۲۷۱ و ۱۲۷۲ و ۱۲۷۳ و ۱۲۷۴ و ۱۲۷۵ و ۱۲۷۶ و ۱۲۷۷ و ۱۲۷۸ و ۱۲۷۹ و ۱۲۸۰ و ۱۲۸۱ و ۱۲۸۲ و ۱۲۸۳ و ۱۲۸۴ و ۱۲۸۵ و ۱۲۸۶ و ۱۲۸۷ و ۱۲۸۸ و ۱۲۸۹ و ۱۲۹۰ و ۱۲۹۱ و ۱۲۹۲ و ۱۲۹۳ و ۱۲۹۴ و ۱۲۹۵ و ۱۲۹۶ و ۱۲۹۷ و ۱۲۹۸ و ۱۲۹۹ و ۱۳۰۰ و ۱۳۰۱ و ۱۳۰۲ و ۱۳۰۳ و ۱۳۰۴ و ۱۳۰۵ و ۱۳۰۶ و ۱۳۰۷ و ۱۳۰۸ و ۱۳۰۹ و ۱۳۱۰ و ۱۳۱۱ و ۱۳۱۲ و ۱۳۱۳ و ۱۳۱۴ و ۱۳۱۵ و ۱۳۱۶ و ۱۳۱۷ و ۱۳۱۸ و ۱۳۱۹ و ۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ و ۱۳۲۲ و ۱۳۲۳ و ۱۳۲۴ و ۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ و ۱۳۲۷ و ۱۳۲۸ و ۱۳۲۹ و ۱۳۳۰ و ۱۳۳۱ و ۱۳۳۲ و ۱۳۳۳ و ۱۳۳۴ و ۱۳۳۵ و ۱۳۳۶ و ۱۳۳۷ و ۱۳۳۸ و ۱۳۳۹ و ۱۳۴۰ و ۱۳۴۱ و ۱۳۴۲ و ۱۳۴۳ و ۱۳۴۴ و ۱۳۴۵ و ۱۳۴۶ و ۱۳۴۷ و ۱۳۴۸ و ۱۳۴۹ و ۱۳۵۰ و ۱۳۵۱ و ۱۳۵۲ و ۱۳۵۳ و ۱۳۵۴ و ۱۳۵۵ و ۱۳۵۶ و ۱۳۵۷ و ۱۳۵۸ و ۱۳۵۹ و ۱۳۶۰ و ۱۳۶۱ و ۱۳۶۲ و ۱۳۶۳ و ۱۳۶۴ و ۱۳۶۵ و ۱۳۶۶ و ۱۳۶۷ و ۱۳۶۸ و ۱۳۶۹ و ۱۳۷۰ و ۱۳۷۱ و ۱۳۷۲ و ۱۳۷۳ و ۱۳۷۴ و ۱۳۷۵ و ۱۳۷۶ و ۱۳۷۷ و ۱۳۷۸ و ۱۳۷۹ و ۱۳۸۰ و ۱۳۸۱ و ۱۳۸۲ و ۱۳۸۳ و ۱۳۸۴ و ۱۳۸۵ و ۱۳۸۶ و ۱۳۸۷ و ۱۳۸۸ و ۱۳۸۹ و ۱۳۹۰ و ۱۳۹۱ و ۱۳۹۲ و ۱۳۹۳ و ۱۳۹۴ و ۱۳۹۵ و ۱۳۹۶ و ۱۳۹۷ و ۱۳۹۸ و ۱۳۹۹ و ۱۴۰۰ و ۱۴۰۱ و ۱۴۰۲ و ۱۴۰۳ و ۱۴۰۴ و ۱۴۰۵ و ۱۴۰۶ و ۱۴۰۷ و ۱۴۰۸ و ۱۴۰۹ و ۱۴۱۰ و ۱۴۱۱ و ۱۴۱۲ و ۱۴۱۳ و ۱۴۱۴ و ۱۴۱۵ و ۱۴۱۶ و ۱۴۱۷ و ۱۴۱۸ و ۱۴۱۹ و ۱۴۲۰ و ۱۴۲۱ و ۱۴۲۲ و ۱۴۲۳ و ۱۴۲۴ و ۱۴۲۵ و ۱۴۲۶ و ۱۴۲۷ و ۱۴۲۸ و ۱۴۲۹ و ۱۴۳۰ و ۱۴۳۱ و ۱۴۳۲ و ۱۴۳۳ و ۱۴۳۴ و ۱۴۳۵ و ۱۴۳۶ و ۱۴۳۷ و ۱۴۳۸ و ۱۴۳۹ و ۱۴۴۰ و ۱۴۴۱ و ۱۴۴۲ و ۱۴۴۳ و ۱۴۴۴ و ۱۴۴۵ و ۱۴۴۶ و ۱۴۴۷ و ۱۴۴۸ و ۱۴۴۹ و ۱۴۵۰ و ۱۴۵۱ و ۱۴۵۲ و ۱۴۵۳ و ۱۴۵۴ و ۱۴۵۵ و ۱۴۵۶ و ۱۴۵۷ و ۱۴۵۸ و ۱۴۵۹ و ۱۴۶۰ و ۱۴۶۱ و ۱۴۶۲ و ۱۴۶۳ و ۱۴۶۴ و ۱۴۶۵ و ۱۴۶۶ و ۱۴۶۷ و ۱۴۶۸ و ۱۴۶۹ و ۱۴۷۰ و ۱۴۷۱ و ۱۴۷۲ و ۱۴۷۳ و ۱۴۷۴ و ۱۴۷۵ و ۱۴۷۶ و ۱۴۷۷ و ۱۴۷۸ و ۱۴۷۹ و ۱۴۸۰ و ۱۴۸۱ و ۱۴۸۲ و ۱۴۸۳ و ۱۴۸۴ و ۱۴۸۵ و ۱۴۸۶ و ۱۴۸۷ و ۱۴۸۸ و ۱۴۸۹ و ۱۴۹۰ و ۱۴۹۱ و ۱۴۹۲ و ۱۴۹۳ و ۱۴۹۴ و ۱۴۹۵ و ۱۴۹۶ و ۱۴۹۷ و ۱۴۹۸ و ۱۴۹۹ و ۱۵۰۰ و ۱۵۰۱ و ۱۵۰۲ و ۱۵۰۳ و ۱۵۰۴ و ۱۵۰۵ و ۱۵۰۶ و ۱۵۰۷ و ۱۵۰۸ و ۱۵۰۹ و ۱۵۱۰ و ۱۵۱۱ و ۱۵۱۲ و ۱۵۱۳ و ۱۵۱۴ و ۱۵۱۵ و ۱۵۱۶ و ۱۵۱۷ و ۱۵۱۸ و ۱۵۱۹ و ۱۵۲۰ و ۱۵۲۱ و ۱۵۲۲ و ۱۵۲۳ و ۱۵۲۴ و ۱۵۲۵ و ۱۵۲۶ و ۱۵۲۷ و ۱۵۲۸ و ۱۵۲۹ و ۱۵۳۰ و ۱۵۳۱ و ۱۵۳۲ و ۱۵۳۳ و ۱۵۳۴ و ۱۵۳۵ و ۱۵۳۶ و ۱۵۳۷ و ۱۵۳۸ و ۱۵۳۹ و ۱۵۴۰ و ۱۵۴۱ و ۱۵۴۲ و ۱۵۴۳ و ۱۵۴۴ و ۱۵۴۵ و ۱۵۴۶ و ۱۵۴۷ و ۱۵۴۸ و ۱۵۴۹ و ۱۵۵۰ و ۱۵۵۱ و ۱۵۵۲ و ۱۵۵۳ و ۱۵۵۴ و ۱۵۵۵ و ۱۵۵۶ و ۱۵۵۷ و ۱۵۵۸ و ۱۵۵۹ و ۱۵۶۰ و ۱۵۶۱ و ۱۵۶۲ و ۱۵۶۳ و ۱۵۶۴ و ۱۵۶۵ و ۱۵۶۶ و ۱۵۶۷ و ۱۵۶۸ و ۱۵۶۹ و ۱۵۷۰ و ۱۵۷۱ و ۱۵۷۲ و ۱۵۷۳ و ۱۵۷۴ و ۱۵۷۵ و ۱۵۷۶ و ۱۵۷۷ و ۱۵۷۸ و ۱۵۷۹ و ۱۵۸۰ و ۱۵۸۱ و ۱۵۸۲ و ۱۵۸۳ و ۱۵۸۴ و ۱۵۸۵ و ۱۵۸۶ و ۱۵۸۷ و ۱۵۸۸ و ۱۵۸۹ و ۱۵۹۰ و ۱۵۹۱ و ۱۵۹۲ و ۱۵۹۳ و ۱۵۹۴ و ۱۵۹۵ و ۱۵۹۶ و ۱۵۹۷ و ۱۵۹۸ و ۱۵۹۹ و ۱۶۰۰ و ۱۶۰۱ و ۱۶۰۲ و ۱۶۰۳ و ۱۶۰۴ و ۱۶۰۵ و ۱۶۰۶ و ۱۶۰۷ و ۱۶۰۸ و ۱۶۰۹ و ۱۶۱۰ و ۱۶۱۱ و ۱۶۱۲ و ۱۶۱۳ و ۱۶۱۴ و ۱۶۱۵ و ۱۶۱۶ و ۱۶۱۷ و ۱۶۱۸ و ۱۶۱۹ و ۱۶۲۰ و ۱۶۲۱ و ۱۶۲۲ و ۱۶۲۳ و ۱۶۲۴ و ۱۶۲۵ و ۱۶۲۶ و ۱۶۲۷ و ۱۶۲۸ و ۱۶۲۹ و ۱۶۳۰ و ۱۶۳۱ و ۱۶۳۲ و ۱۶۳۳ و ۱۶۳۴ و ۱۶۳۵ و ۱۶۳۶ و ۱۶۳۷ و ۱۶۳۸ و ۱۶۳۹ و ۱۶۴۰ و ۱۶۴۱ و ۱۶۴۲ و ۱۶۴۳ و ۱۶۴۴ و ۱۶۴۵ و ۱۶۴۶ و ۱۶۴۷ و ۱۶۴۸ و ۱۶۴۹ و ۱۶۵۰ و ۱۶۵۱ و ۱۶۵۲ و ۱۶۵۳ و ۱۶۵۴ و ۱۶۵۵ و ۱۶۵۶ و ۱۶۵۷ و ۱۶۵۸ و ۱۶۵۹ و ۱۶۶۰ و ۱۶۶۱ و ۱۶۶۲ و ۱۶۶۳ و ۱۶۶۴ و ۱۶۶۵ و ۱۶۶۶ و ۱۶۶۷ و ۱۶۶۸ و ۱۶۶۹ و ۱۶۷۰ و ۱۶۷۱ و ۱۶۷۲ و ۱۶۷۳ و ۱۶۷۴ و ۱۶۷۵ و ۱۶۷۶ و ۱۶۷۷ و ۱۶۷۸ و ۱۶۷۹ و ۱۶۸۰ و ۱۶۸۱ و ۱۶۸۲ و ۱۶۸۳ و ۱۶۸۴ و ۱۶۸۵ و ۱۶۸۶ و ۱۶۸۷ و ۱۶۸۸ و ۱۶۸۹ و ۱۶۹۰ و ۱۶۹۱ و ۱۶۹۲ و ۱۶۹۳ و ۱۶۹۴ و ۱۶۹۵ و ۱۶۹۶ و ۱۶۹۷ و ۱۶۹۸ و ۱۶۹۹ و ۱۷۰۰ و ۱۷۰۱ و ۱۷۰۲ و ۱۷۰۳ و ۱۷۰۴ و ۱۷۰۵ و ۱۷۰۶ و ۱۷۰۷ و ۱۷۰۸ و ۱۷۰۹ و ۱۷۱۰ و ۱۷۱۱ و ۱۷۱۲ و ۱۷۱۳ و ۱۷۱۴ و ۱۷۱۵ و ۱۷۱۶ و ۱۷۱۷ و ۱۷۱۸ و ۱۷۱۹ و ۱۷۲۰ و ۱۷۲۱ و ۱۷۲۲ و ۱۷۲۳ و ۱۷۲۴ و ۱۷۲۵ و ۱۷۲۶ و ۱۷۲۷ و ۱۷۲۸ و ۱۷۲۹ و ۱۷۳۰ و ۱۷۳۱ و ۱۷۳۲ و ۱۷۳۳ و ۱۷۳۴ و ۱۷۳۵ و ۱۷۳۶ و ۱۷۳۷ و ۱۷۳۸ و ۱۷۳۹ و ۱۷۴۰ و ۱۷۴۱ و ۱۷۴۲ و ۱۷۴۳ و ۱۷۴۴ و ۱۷۴۵ و ۱۷۴۶ و ۱۷۴۷ و ۱۷۴۸ و ۱۷۴۹ و ۱۷۵۰ و ۱۷۵۱ و ۱۷۵۲ و ۱۷۵۳ و ۱۷۵۴ و ۱۷۵۵ و ۱۷۵۶ و ۱۷۵۷ و ۱۷۵۸ و ۱۷۵۹ و ۱۷۶۰ و ۱۷۶۱ و ۱۷۶۲ و ۱۷۶۳ و ۱۷۶۴ و ۱۷۶۵ و ۱۷۶۶ و ۱۷۶۷ و ۱۷۶۸ و ۱۷۶۹ و ۱۷۷۰ و ۱۷۷۱ و ۱۷۷۲ و ۱۷۷۳ و ۱۷۷۴ و ۱۷۷۵ و ۱۷۷۶ و ۱۷۷۷ و ۱۷۷۸ و ۱۷۷۹ و ۱۷۸۰ و ۱۷۸۱ و ۱۷۸۲ و ۱۷۸۳ و ۱۷۸۴ و ۱۷۸۵ و ۱۷۸۶ و ۱۷۸۷ و ۱۷۸۸ و ۱۷۸۹ و ۱۷۹۰ و ۱۷۹۱ و ۱۷۹۲ و ۱۷۹۳ و ۱۷۹۴ و ۱۷۹۵ و ۱۷۹۶ و ۱۷۹۷ و ۱۷۹۸ و ۱۷۹۹ و ۱۸۰۰ و ۱۸۰۱ و ۱۸۰۲ و ۱۸۰۳ و ۱۸۰۴ و ۱۸۰۵ و ۱۸۰۶ و ۱۸۰۷ و ۱۸۰۸ و ۱۸۰۹ و ۱۸۱۰ و ۱۸۱۱ و ۱۸۱۲ و ۱۸۱۳ و ۱۸۱۴ و ۱۸۱۵ و ۱۸۱۶ و ۱۸۱۷ و ۱۸۱۸ و ۱۸۱۹ و ۱۸۲۰ و ۱۸۲۱ و ۱۸۲۲ و ۱۸۲۳ و ۱۸۲۴ و ۱۸۲۵ و ۱۸۲۶ و ۱۸۲۷ و ۱۸۲۸ و ۱۸۲۹ و ۱۸۳۰ و ۱۸۳۱ و ۱۸۳۲ و ۱۸۳۳ و ۱۸۳۴ و ۱۸۳۵ و ۱۸۳۶ و ۱۸۳۷ و ۱۸۳۸ و ۱۸۳۹ و ۱۸۴۰ و ۱۸۴۱ و ۱۸۴۲ و ۱۸۴۳ و ۱۸۴۴ و ۱۸۴۵ و ۱۸۴۶ و ۱۸۴۷ و ۱۸۴۸ و ۱۸۴۹ و ۱۸۵۰ و ۱۸۵۱ و ۱۸۵۲ و ۱۸۵۳ و ۱۸۵۴ و ۱۸۵۵ و ۱۸۵۶ و ۱۸۵۷ و ۱۸۵۸ و ۱۸۵۹ و ۱۸۶۰ و ۱۸۶۱ و ۱۸۶۲ و ۱۸۶۳ و ۱۸۶۴ و ۱۸۶۵ و ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ و ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ و ۱۸۷۸ و ۱۸۷۹ و ۱۸۸۰ و ۱۸۸۱ و ۱۸۸۲ و ۱۸۸۳ و ۱۸۸۴ و ۱۸۸۵ و ۱۸۸۶ و ۱۸۸۷ و ۱۸۸۸ و ۱۸۸۹ و ۱۸۹۰ و ۱۸۹۱ و ۱۸۹۲ و ۱۸۹۳ و ۱۸۹۴ و ۱۸۹۵ و ۱۸۹۶ و ۱۸۹۷ و ۱۸۹۸ و ۱۸۹۹ و ۱۹۰۰ و ۱۹۰۱ و ۱۹۰۲ و ۱۹۰۳ و ۱۹۰۴ و ۱۹۰۵ و ۱۹۰۶ و ۱۹۰۷ و ۱۹۰۸ و ۱۹۰۹ و ۱۹۱۰ و ۱۹۱۱ و ۱۹۱۲ و ۱۹۱۳ و ۱۹۱۴ و ۱۹۱۵ و ۱۹۱۶ و ۱۹۱۷ و ۱۹۱۸ و ۱۹۱۹ و ۱۹۲۰ و ۱۹۲۱ و ۱۹۲۲ و ۱۹۲۳ و ۱۹۲۴ و ۱۹۲۵ و ۱۹۲۶ و ۱۹۲۷ و ۱۹۲۸ و ۱۹۲۹ و ۱۹۳۰ و ۱۹۳۱ و ۱۹۳۲ و ۱۹۳۳ و ۱۹۳۴ و ۱۹۳۵ و ۱۹۳۶ و ۱۹۳۷ و ۱۹۳۸ و ۱۹۳۹ و ۱۹۴۰ و ۱۹۴۱ و ۱۹۴۲ و ۱۹۴۳ و ۱۹۴۴ و ۱۹۴۵ و ۱۹۴۶ و ۱۹۴۷ و ۱۹۴۸ و ۱۹۴۹ و ۱۹۵۰ و ۱۹۵۱ و ۱۹۵۲ و ۱۹۵۳ و ۱۹۵۴ و ۱۹۵۵ و ۱۹۵۶ و ۱۹۵۷ و ۱۹۵۸ و ۱۹۵۹ و ۱۹۶۰ و ۱۹۶۱ و ۱۹۶۲ و ۱۹۶۳ و ۱۹۶۴ و ۱۹۶۵ و ۱۹۶۶ و ۱۹۶۷ و ۱۹۶۸ و ۱۹۶۹ و ۱۹۷۰ و ۱۹۷۱ و ۱۹۷۲ و ۱۹۷۳ و ۱۹۷۴ و ۱۹۷۵ و ۱۹۷۶ و ۱۹۷۷ و ۱۹۷۸ و ۱۹۷۹ و ۱۹۸۰ و ۱۹۸۱ و ۱۹۸۲ و ۱۹۸۳ و ۱۹۸۴ و ۱۹۸۵ و ۱۹۸۶ و ۱۹۸۷ و ۱۹۸۸ و ۱۹۸۹ و ۱۹۹۰ و ۱۹۹۱ و ۱۹۹۲ و ۱۹۹۳ و ۱۹۹۴ و ۱۹۹۵ و ۱۹۹۶ و ۱۹۹۷ و ۱۹۹۸ و ۱۹۹۹ و ۲۰۰۰ و ۲۰۰۱ و ۲۰۰۲ و ۲۰۰۳ و ۲۰۰۴ و ۲۰۰۵ و ۲۰۰۶ و ۲۰۰۷ و ۲۰۰۸ و ۲۰۰۹ و ۲۰۱۰ و ۲۰۱۱ و ۲۰۱۲ و ۲۰۱۳ و ۲۰۱۴ و ۲۰۱۵ و ۲۰۱۶ و ۲۰۱۷ و ۲۰۱۸ و ۲۰۱۹ و ۲۰۲۰ و ۲۰۲۱ و ۲۰۲۲ و ۲۰۲۳ و ۲۰۲۴ و ۲۰۲۵ و ۲۰۲۶ و ۲۰۲۷ و ۲۰۲۸ و ۲۰۲۹ و ۲۰۳۰ و ۲۰۳۱ و ۲۰۳۲ و ۲۰۳۳ و ۲۰۳۴ و ۲۰۳۵ و ۲۰۳۶ و ۲۰۳۷ و ۲۰۳۸ و ۲۰۳۹ و ۲۰۴۰ و ۲۰۴۱ و ۲۰۴۲ و ۲۰۴۳ و ۲۰۴۴ و ۲۰۴۵ و ۲۰۴۶ و ۲۰۴۷ و ۲۰۴۸ و ۲۰۴۹ و ۲۰۵۰ و ۲۰۵۱ و ۲۰۵۲ و ۲۰۵۳ و ۲۰۵۴ و ۲۰۵۵ و ۲۰۵۶ و ۲۰۵۷ و ۲۰۵۸ و ۲۰۵۹ و ۲۰۶۰ و ۲۰۶۱ و ۲۰۶۲ و ۲۰۶۳ و ۲۰۶۴ و ۲۰۶۵ و ۲۰۶۶ و ۲۰۶۷ و ۲۰۶۸ و ۲۰۶۹ و ۲۰۷۰ و ۲۰۷۱ و ۲۰۷۲ و ۲۰۷۳ و ۲۰۷۴ و ۲۰۷۵ و ۲۰۷۶ و ۲۰۷۷ و ۲۰۷۸ و ۲۰۷۹ و ۲۰۸۰ و ۲۰۸۱ و ۲۰۸۲ و ۲۰

و قال ابو نعیم الفضل بن ذکین توفی رسول اللہ ﷺ یوم الاثنين معین ربيع الاول سنة احدى عشرة من مقدمه المدينة ورواه ابن عساکر ايضا و قد تقدم قريبا عن عروة و موسى بن عقبه و الزهري مثله فیما نقلناه عن معاذ یهما فاهما اعلم.

(البدایہ والنہایہ ج ۵ ص ۲۵۵ مطبوعہ مکتبۃ المعارف بیروت)

امام ابن حجر مستطانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں۔

امام دکن بن عقبہ الیث و الخوارزمی اور ابن زبیر کے نزدیک حضور ﷺ کی وفات کیم ربيع الاول کو ہوئی ہے۔

(فتح الباری ج ۸ ص ۱۲۹ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

شیخ الاسلام محدث کبیر امام بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں۔

ابو بکر نے لیث سے روایت کیا ہے کہ پیر کے دن کیم ربيع الاول کو حضور ﷺ کی وفات ہوئی اور سعد بن ابیہم الخمری نے کہا آپ ﷺ کے دن در ربيع الاول کو فوت ہوئے اور ابو نعیم الفضل بن ذکین نے کہا آپ ﷺ کے دن کیم ربيع الاول کو فوت ہوئے۔

(عمدة القاری شرح صحیح البخاری کتاب المناقب باب وفاة النبی ﷺ ج ۱ ص ۲۸۶ رقم الحدیث ۳۵۳۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حافظ ابوالدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۳ھ روایت کرتے ہیں۔

لیث سے روایت ہے کہ یعنی حضور نبی کریم ﷺ کے دن ربيع الاول کی ایک رات گزرنے پر وصال فرمایا۔

(البدایہ والنہایہ ج ۵ ص ۲۵۵ مطبوعہ مکتبۃ المعارف بیروت)

امام علی بن برہان الدین الحنفی متوفی ۱۰۲۵ھ لکھتے ہیں۔

امام بخاری فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا وصال شریف کیم ربيع الاول کو ہوا۔

(سیرۃ النبی ﷺ باب ۱۲ کیم ربيع الاول مرشد و ما وضع فیہ روائع الاتیھی مصنفہ الاولین و الاخرین ص ۱۳۱ ج ۲ مطبوعہ بیروت)

علامہ ابوالبرکات عبدالرؤف لکھتے ہیں۔

لیکن عقبہ الیث اور خوارزمی وغیرہ لکھتے ہیں کہ ربيع الاول کی پہلی تاریخ تھی اور ابو خلف اور

کلی وغیرہ لکھتے ہیں کہ دوسری تاریخ تھی۔

(اصح المسیر فی حدیث خیر البشر ﷺ ج ۱ ص ۲۵۵ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

امام ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں۔ حضور ﷺ کیم ربيع الاول کو پیر

کے دن گیارہ ہجری کو فوت ہوئے۔ (مختصر تاریخ دمشق ج ۲ ص ۲۸۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

محمد بن عبد الوہاب نجدی کے صاحبزادے شیخ عبداللہ نجدی نے آٹھویں ربيع الاول کو یوم

وفات لکھا ہے۔

(تفسیر سیرۃ الرسول ص ۱۰ مطبوعہ جہلم)

ان کے علاوہ وفات نبوی کی تاریخ ۱۲ ربيع الاول کے بارے میں ام المومنین عائشہ صدیقہ

رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جو روایت (البدایہ والنہایہ ج ۵ ص ۲۵۵ مطبوعہ مکتبۃ

المعارف بیروت) میں مروی ہے وہ مستأخت ضعیف ہے۔ اس لئے اس کو زائد کی روایت کیا

ہے جو ضعیف ہے اور اس روایت میں بھرا اہم بن چکا ہے جو ظاہر احتیاج نہیں۔

امام شمس الدین زہبی متوفی ۸۴۸ھ لکھتے ہیں۔

وقال ابو حاتم یکتب حدیثہ ولا یحشیج بہ.

(میزان الاعتدال فی نقد الرجال ج ۱ ص ۲۰۳ رقم ۲۲۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

(تہذیب الکمال ج ۲ ص ۲۳۲ رقم ۲۶۶ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (تہذیب الفقہ ج ۱ ص ۱۵۶ رقم ۳۲۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

خاتمہ

یوم جمعہ آدم کی وفات ہونے کے باوجود یوم عید بھی ہے

اگر بالفرض ۱۲ ربيع الاول کو تاریخ وفات ثابت بھی ہو جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ اس کے

مختصر اور جواب حاضر ہیں ایک یہ کہ غم وہ مٹائے جن کے مرے ہوں اٹھارہویں تو زید ہے۔ اور کسی

مہبت پر تین روز کے بعد غم مٹانا جائز ہی نہیں۔ مختلف اسناد و مختلف الفاظ کے ساتھ حدیث مبارکہ

میں ہے۔ کسی حدیث کے لئے جائز نہیں ہے جو اور آٹھویں دن پر ایسا نہ رکھتی ہو کہ کسی میت کا ظہن

دن سے زیادہ سوگ کرے مگر اپنے خاوند کا چار ماہوں دن ہے۔ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم کسی وفات
روز پر تین روز کے بعد غم نہ منائیں مگر شوہر (چار ماہوں دن تک یہی غم نہ سکتی ہیں)

(صحیح الترمذی و صحیح الفوائد ج ۵ ص ۳ مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت)، (سنن الکبریٰ فی تہذیب
ص ۳۳۷ رقم الحدیث ۱۵۲۴۳ مطبوعہ مکتبہ دارالہدایہ مکتبہ المکرمہ)، (سنن النسائی کتاب الطلاق
باب الاحداد ج ۶ ص ۱۹۸ رقم الحدیث ۳۵۳۵ مطبوعہ مکتبہ المکتب الاسلامیہ حلب)، (موخا
امام مالک باب ما جاء فی الاحداد ج ۲ ص ۵۹۶ رقم الحدیث ۱۲۳۵ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی
بیروت)، (شرح معانی الآثار ج ۳ ص ۵۷ مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت)، (مستدرک
عبد الرزاق ج ۱ ص ۳۷۹-۳۸۰ رقم الحدیث ۱۳۱۳۰-۱۳۱۳۱ مطبوعہ مکتبہ الاسلامیہ بیروت)،
(سنن الدارمی کتاب الطلاق باب فی احاد المرأة علی الخوارج ج ۲ ص ۲۲۰ رقم الحدیث ۲۲۸۳
مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت)، (سنن ابوداؤد کتاب الطلاق باب احادہ لزوجہ علی صحابہ و صحابہ
ج ۲ ص ۲۹۰ رقم الحدیث ۳۲۹۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (مستدرک حاکم ج ۱ ص ۱۱۴ رقم الحدیث ۲۲۷
مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت)، (سنن الترمذی ج ۳ ص ۵۰۰ رقم الحدیث ۱۱۹۵ مطبوعہ دار احیاء
التراث العربیہ بیروت)

معلوم ہوا کہ تین روز کے بعد وفات کا غم نہ منانا مشروع ہے اور حصول نعمت کی خوشی بار بار اور
بیشہ منانا شرعاً محبوب ہے۔

جمعہ کے دن آدم علیہ السلام کی وفات اور ولادت ہوئی

دوم جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور اسی روز آپ نے وفات پائی۔

امام ابوداؤد متوفی ۲۵۵ھ روایت کرتے ہیں۔ تمہارے دنوں میں صبح سے افضل دن جمعہ
کا ہے اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت ہوئی اس روز ان کی روح قبض کی گئی اور اسی روز
صور پھونکا جائے گا۔ پس اس روز کثرت سے مجھ پر درود شریف بھیجا کرو بے شک تمہارا درود مجھ پر
قبول کیا جاتا ہے۔

(سنن ابوداؤد کتاب الصلوة باب تفریع الیواب الحمد و فضل یوم الجمعہ و لیلة الجمعہ ج ۵ ص ۲۷۵ رقم
الحدیث ۱۰۳۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (سنن ابن ماجہ کتاب القامتہ الصلوة و الصلوة لیلہا باب فی
فضل الجمعہ ج ۱ ص ۳۳۵ رقم الحدیث ۱۰۸۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (سنن النسائی کتاب الجمعہ
باب اشکار الصلوة علی الیک و فضل یوم الجمعہ ج ۳ ص ۹۱ رقم الحدیث ۵۷۵۳ مطبوعہ مکتبہ المکتب الاسلامیہ حلب)، (سنن الکبریٰ فی تہذیب
بیروت)، (سنن الدارمی کتاب الطلاق باب فی احادہ لزوجہ علی صحابہ و صحابہ ج ۲ ص ۲۲۰ رقم الحدیث ۲۲۸۳
مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت)، (سنن الترمذی ج ۳ ص ۵۰۰ رقم الحدیث ۱۱۹۵ مطبوعہ دار احیاء
التراث العربیہ بیروت)

المکرمہ)، (سوارا تاملان الی زواکہ ابن حبان ج ۱ ص ۱۲۶ رقم الحدیث ۵۵۰ مطبوعہ دارالکتب
العلمیہ بیروت)، (طبرانی المعجم ج ۱ ص ۲۶۶ رقم الحدیث ۸۸۹ مطبوعہ مکتبہ العلوم و تحقیق الموصل)،
(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۵۲ رقم الحدیث ۸۶۹ مطبوعہ مکتبہ الرشیدیہ مصر)

معلوم ہوا کہ جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور اسی روز آپ نے وفات پائی۔

جمعہ کا دن مسلمانوں کے لئے عید کا دن بنایا گیا

مگر میلاد آدم (علیہ السلام) کی خوشی کو باقی رکھا گیا اور جمعہ کا دن مسلمانوں کے لئے عید کا دن
بنایا گیا۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۵۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے شک ہے عید کا دن
ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے بنایا ہے۔ پس جو کوئی جمعہ کی نماز کے لیے آئے تو غسل
کرے آئے اور اگر ہو سکے تو خشبو لگا کر آئے۔ اور تم پر مسواک کرنا لازمی ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب القامتہ الصلوة باب فی التریة یوم الجمعہ ج ۱ ص ۳۳۹ رقم الحدیث ۱۰۹۸
مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (طبرانی الاوسط ج ۷ ص ۲۳۰ رقم الحدیث ۳۵۵ مطبوعہ دار الفکر بین
القاهرہ ج ۲)، (الترغیب والترہیب لکھنؤ ج ۱ ص ۲۸۲ رقم الحدیث ۱۰۵۸ مطبوعہ دارالکتب العربیہ
بیروت)

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں۔

بے شک یوم جمعہ عید کا دن ہے۔

(مسند احمد ج ۲ ص ۳۰۳ رقم الحدیث ۸۰۱۳ مطبوعہ مکتبہ الاسلامیہ بیروت)، (صحیح ابن عذیمہ ج ۳
ص ۳۱۵ رقم الحدیث ۲۱۶۱ مطبوعہ مکتبہ الاسلامیہ بیروت)، (مستدرک حاکم ج ۱ ص ۶۰۳ رقم
الحدیث ۱۵۹۵ مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت)

اسی ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے

جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو کیوں کہ یہ عید کا دن ہے۔

(صحیح ابن حبان ج ۸ ص ۳ رقم الحدیث ۳۶۱۰ مطبوعہ موسسۃ الرسالہ بیروت)، (سنن
الکبریٰ فی تہذیب ج ۲ ص ۲۵۰ رقم الحدیث ۸۶۷۱ مطبوعہ مکتبہ دارالہدایہ مکتبہ المکرمہ)

ابو یوسف بنی تائیں کہ ہر ملت جمعہ کے دن تمام مسلمان حضرت آدم علیہ السلام کے میلاد کی

خوشی میں عید مناتے ہیں یہ وفات کے خوشی میں؟

و دعا

اللہ تعالیٰ کی ہر گاہ میں دعا ہے کہ یا اللہ! ہم تمام مسلمانوں کو مسکن الی ملت و جماعت کے دامن سے وابستہ فرما۔ اور عقیدہ الی ملت و جماعت پر ہی ہماری حیات و وقاوت ہو۔ اور ہر قسم کے فتنوں سے ہمیں محفوظ فرما۔

بسمرحمة الانبياء العظام و الاولياء الكرام امين يا رب العالمين
و صلى الله تعالى على سيدنا و محبوبنا و نبينا محمد و على آله و
اصحابه و ازواجه و اتباعه الى يوم الدين.

والله تعالى و رسوله الاعلى اعلم بالصواب

سید اللہ خان قادری

23/3/2008 آستانہ عالیہ قادریہ نقویہ پہاڑ منج تارتھہ عالم آباد کراچی

مصنف کی دیگر محققانہ کتب

- غیب کی خبریں دینے والا نبی (غیر مطبوعہ)
- حلیہ اسقاط اور دوران القرآن کا مدلل ثبوت (غیر مطبوعہ)
- اقامت میں ملی انقلاب پر کھڑے ہونے کا شرعی حکم (مطبوعہ مکتبہ نقویہ)
- مدلل فقہ حنفی اور احادیث و آثار صحابہ (مکمل - اجلدیں) (غیر مطبوعہ)
- کیا سیاہ خضاب ناجائز ہے؟ (سیاہ خضاب کے حوالہ پر بہترین تحقیق) (غیر مطبوعہ)
- مشرک و بدعتی کون؟ (غیر مطبوعہ)
- نام اقدس ﷺ کے انگوٹھے چومنے کا مدلل ثبوت (مطبوعہ مکتبہ نقویہ)
- جامانق تحقیق و تخریج کے ساتھ مع مزید دلائل و مزید مسائل (مطبوعہ مکتبہ نقویہ)
- ویدیا مانی (بہترین تحقیق)

ماہانہ درس قرآن

ہر انگریزی مہینے کے پہلے اتوار کو دوپہر 2 بجے تا 4 بجے شام

النساء، کلب، گلشن چورنگی، گلشن اقبال، کراچی



حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری

امیر جماعت اہلسنت پاکستان، کراچی

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری کی علمی، اصلاحی و فکری انگیز تقریر اور
خطبات، خطبات جمعہ ویب سائٹ پر براہ راست سماعت فرمائیں

www.ahlesunnat.net.

ماہانہ درس و قرآن و حدیث

یہ مبارک محفل ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار کو نماز عشاء کے فوراً بعد منعقد کی جاتی ہے۔

ہم مقام جامعہ مسجد مدینہ، کتیبہ محلہ، بلاک 3، فیڈل بی ایریہ، کریم آباد، کراچی

سعادت انتظام

محدث بریلوی لائبریری، (حدیث آن لائن گروپ) جامعہ مسجد مدینہ کریم آباد، کراچی

اللہ عزوجل کا کرم ہے کہ اس نے اپنے محبوب ﷺ
کا نعلین مبارک کا نقش پان کے پتے پر ظاہر فرمایا۔

برائے ایصالِ ثواب

شیر بانو زوجہ عالمی اہلبیت طاہراتی رابعہ زوجہ محمد حسین

طاہراتی رابعہ زوجہ محمد حسین